23346 ـ بنکوں میں رقم رکھنے کا حکم، اور فوائد کا کیا کریں

سوال

ہم اپنی رقم بنکوں میں رکھتے ہیں... بنك ہمیں جو فوائد دیتے ہیں ہم اس کا کیا کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فوائد کے بدلے بنکوں میں مال رکھنا سود ہے، اور سود کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا تقوی اختیار کرتے ہوئے جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائےگا البقرۃ (278 ـ 279).

اور اگر مسلمان شخص بنك میں مال رکھنے پر مجبور ہو، یعنی بنك میں رکھنے کے علاوہ اس کے پاس مال کی حفاظت کا کوئی وسیلہ نہ ہو تو ان شاء اللہ دو شرطوں کے ساتھ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں:

1 ـ اس کے بدلے میں کوئی فائدہ حاصل نہ کرے.

2 ـ بنك کا سو فیصدی سودی کاروبار اور لین دین نہ ہو، بلکہ اس بنك کے مباح اور جائز کام ہوں جہاں وہ اموال کی انویسمنٹ اور سرمایہ کاری کرے.

آپ سوال نمبر (22392) اور (49677) کے جوابات کا مراجع اور مطالعہ ضرور کریں.

اصحاب مال کھاتے داروں کو بنك جو سودی فوائد کی شکل میں مال دیتا ہے اس سے استفادہ کرنا حلال نہیں، بلکہ مختلف قسم کے بھلائی اور خیر کے کاموں میں صرف کر کےاس سے خلاصی اور چھٹکارا حاصل کرنا ضروری اور

واجب ہے.

مستقل فتوی کیمٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

بنك میں رقم جمع کروانے والوں کو بنك جو نفع دیتا ہے وہ سود شمار ہوتا ہے، اس کے لیے ان فوائد سے نفع حاصل کرنا حلال نہیں، اسے چاہیے کہ وہ سودی بنکوں میں رقم جمع کروانے پر اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرے اور اس نے بنك میں جو رقم جمع کروا رکھی ہے اور جو نفع ہے اسے نکلوا لے، اصل رقم اپنے پاس رکھے اور اس پر جتنا زیادہ ہے وہ نیکی کے کاموں اور فقراء و مساکین اور اصلاح کے کاموں وغیرہ میں صرف کردے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 404).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اور بنك نے جو آپ کو نفع دیا ہے وہ بنك کو واپس نہ کریں اور نہ ہی خود کھائیں، بلکہ اسے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کریں مثلا فقراء اور مساکین پر صدقہ و خیرات اور بیت الخلاء کی تعمیر و مرمت اور مقروض لوگ جو اپنے قرضے ادا کرنے سے عاجز ہیں کے قرضے ادا کر کے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 407).

واللہ اعلم .